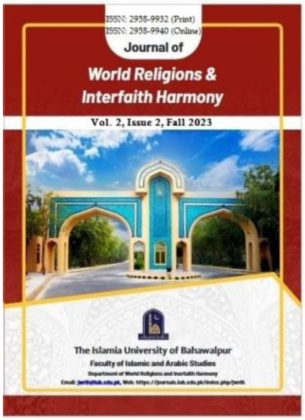

Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 2, Issue 2, Fall 2023, PP. 63-89
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/145
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2209
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v2i2.2209
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title The Comparative Analysis of the Methodologies of Ibn Ḥazm and Shahrastānī on Christianity

Author (s): **Dr. Abid Naeem**
Associate Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore.
Dr. Atiq Ur-Rehman
Assistant Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore.
Usama Siddiqi
Associate Professor of Islamiat, Govt. Islamia Graduate College Railway Road, Lahore.

Received on: 22 August, 2023
Accepted on: 15 December, 2023
Published on: 31 December, 2023

Citation: Dr. Abid Naeem, Dr. Atiq Urrehman, and Usama Siddiqi. 2023. “The Comparative Analysis of the Methodologies of Ibn Ḥazm and Shahrastānī on Christianity”. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 2 (2):63-89. https://doi.org/10.52461/jwrih.v2i2.2209.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 02:02 (2023) pp. 63-89 ISSN: 2958-9932

مطالعۂ مسیحیت اور ابن حزم و شہرستانی کے مناہج کا تقابلی جائزہ

The Comparative Analysis of the Methodologies of Ibn Ḥazm and Shahrastānī on Christianity

Dr. Abid Naeem
Associate Professor, Department of Religious Studies
FC College University, Lahore. Email: abidnaeem@fccollege.edu.pk

Dr. Atiq Ur-Rehman
Assistant Professor, Department of Religious Studies
FC College University, Lahore. Email: atiqrehman@fccollege.edu.pk

Usama Siddiqi
Associate Professor of Islamiat, Govt. Islamia Graduate College
Railway Road, Lahore. Email: usamasiddiqipk@gmail.com

Abstract

This paper presents a comparative analysis of the research and methods of two central encyclopaedic works of Muslim Comparative Religion. These are the books of *"al-Fiṣal fi al-Milal wa al-Ahwāʾ wa al-Niḥal"* (The Distinctions between Religions, Heresies, and Sects) by *Ibn Ḥazm Zahiri* (d. 1064) and "*al-Milal wa al-Niḥal*" (Religions and Sects) by *Shahrastānī* (d. 1163). *Ibn Ḥazm* was considered a strong critic of Christian religious scriptures, and his book, *al-Fiṣal* is considered a work of great significance in Muslim comparative religion. On the other hand, Shahrastānī distinguished himself by describing the universal religious history of humanity most objectively. His book, *"al-Milal wa al-Nihal"* presents the doctrinal points of view of all the religions and philosophies which existed up to his time. This paper seeks to introduce and compare *Ibn Ḥazm* and Shahrastānī's research findings and methodologies and analyse the approaches and critiques they adopted in their study of Christianity. The paper will examine the interaction between the two scholars' works. The research will contribute to understanding Muslim views of Christianity in the medieval period and the comparative study of religions. The findings of this research will enrich the perspective of modern Comparative Religion with the insights of two of the most original Muslim treaties in theology and improve our understanding of contemporary Muslim approaches to the study and undertaking of comparative religious studies.

Keywords: Al-Fiṣal fi al-Milal wa al-Ahwāʾ wa al-Niḥal, al-Milal wa al-Niḥal, Ibn Ḥazm Zahirī, Shahrastānī, Christianity

تاریخِ مسیحیت کا اجمالی جائزہ:

مسیحیت کی تاریخ از ابتدا تا ۲۰۰۰ء حسب ذیل ہے:

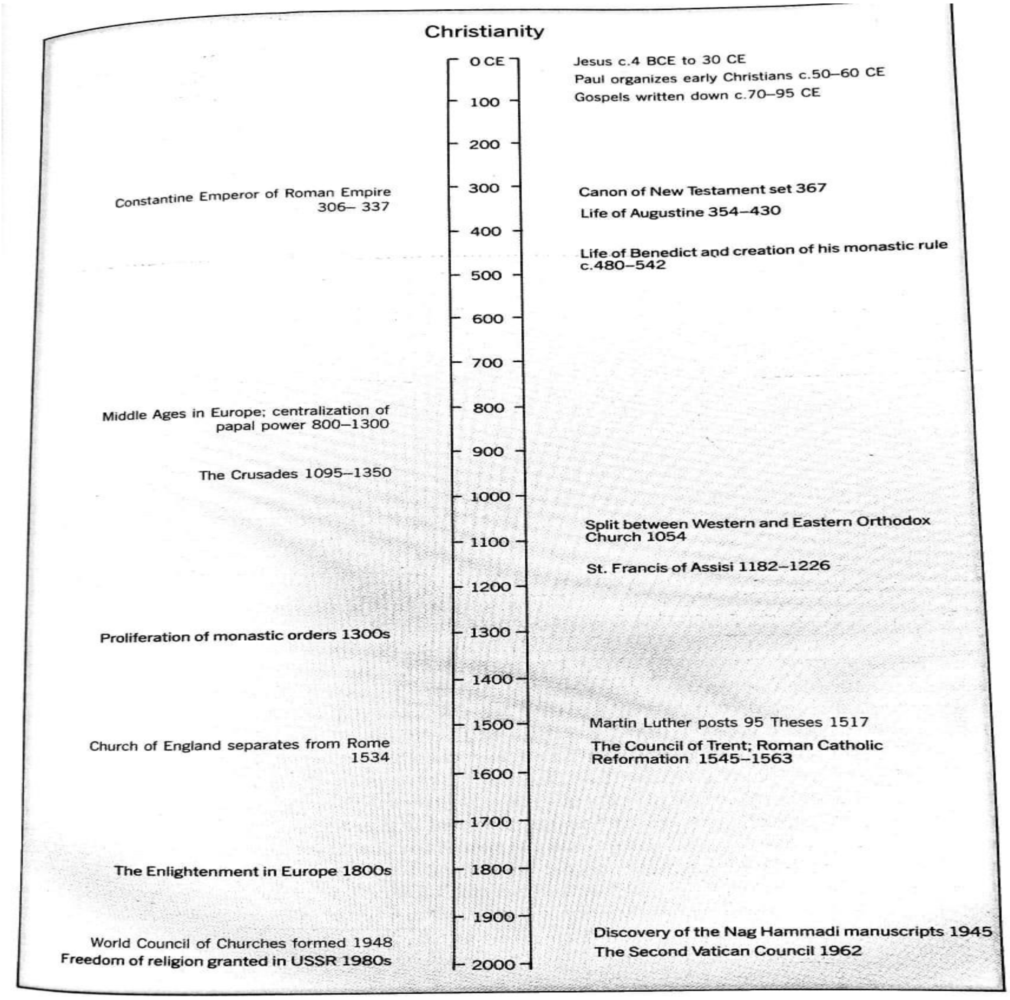

[1]

[1] Mary Pat Fisher, **Living Religions** (New Jersey: Prentice Hall, 2nd ed., 1994) 243.

مسیحیت کا تعارف:

لفظ مسیحیت انگریزی اصطلاح Christianity کا عربی ترجمہ ہے، جو بعد ازاں اُردو میں بھی مروج ہوا۔ قرآنی اصطلاح میں اسے "نصرانیت" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مسیحیت کی اصطلاحی تعریف درج ذیل ہے:

> "We may define Christianity as the ethical, historical, universal, monotheistic, redemptive religion, in which the relation of God and man is mediated by the person and work of the Lord Jesus Christ".[2]

یعنی ہم مسیحیت کو اخلاقی، تاریخی، آفاقی، توحید پرست اور عقیدۂ کفارہ و نجات پر مبنی ایک ایسے مذہب کے طور پر متعارف کرواسکتے ہیں کہ جس میں خدا اور بندے کا تعلق حضرت مسیحؑ کی شخصیت اور عمل کے واسطے سے استوار ہوتا ہے۔

مسیحیت پہلی صدی میں ظہور پذیر ہونے والا دنیا کا ایک بڑا مذہب ہے کہ جس کی بنیادی تعلیمات میں ناصریہ کے مسیح، حضرت عیسیٰؑ کی زندگی، تعلیمات اور وفات جیسے امور سرِ فہرست ہیں۔

> "Christianity major religion, stemming from the life, teachings, and death of Jesus of Nazareth (the Christ, or the Anointed One of God) in the 1st century AD".[3]

قرآن پاک اور اسلامی ادب میں مسیحیوں کے لیے "نصاریٰ" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح لغوی طور پر باب "نصر ینصر" کے مصدر "نصر" سے ماخوذ ہے، جو نصرت اور اعانت کے معنی میں آتا ہے۔

امام رازی کے نزدیک مسیحیوں کو نصاریٰ کے نام سے موسوم کرنے کی درج ذیل تین وجوہ ہوسکتی ہیں:

ا۔ حضرت عیسیٰؑ کا مسکن و جائے پیدائش موجودہ اسرائیل کا علاقہ ناصرہ [Nazareth] تھا۔ اس قریہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصاریٰ کہا گیا۔ یہ تفسیری قول حضرت ابن عباسؓ، قتادہ اور ابن جریج سے منقول ہے۔

---

[2] Alfred E. Garvie, **Encyclopaedia of Religion and Ethics**, editor: James Hastings (Edinburgh: T. & T. Clark, 1910 AD), 3/581.

[3] John Hick, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (S.V: Christianity) (Chicago: Encyclopaedia, Britannica Inc., 15th ed., 2005 AD), 3/280.

۲۔ متبعینِ مسیح ہم مذہب ہونے کی بناء پر ایک دوسرے کے مدد گار تھے، لہٰذا انہیں نصاریٰ یعنی مدد گار کا نام دیا گیا۔

۳۔ نصاریٰ کی اصطلاح قرآنی آیت اور قولِ مسیح "مَنْ أنصَارِیْ إِلَی اللّٰہِ"[4] یعنی "بھلا کون ہیں جو خدا کی طرف (بلانے میں) میرے مدد گار ہوں" کی طرف منسوب ہے۔ اسی قول کی وجہ سے حواریین و متبعینِ مسیح کو ان کے معاون کار ہونے کی وجہ سے نصاریٰ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ امام فخر الدین رازی کے الفاظ یہ ہیں:

"وأما النصارى ففى اشتقاق هذا الاسم وجوه: "أحدها: أن القرية التى كان ينزلها عيسى عليه السلام تسمى ناصرة، فنسبوا اليها وهو قول ابن عباس وقتادة وابن جريج، و ثانيها: لتناصرهم فيما بينهم أى لنصرة بعضهم بعضاً، وثالثها: لأن عيسىٰ عليه السلام قال للحواريين من أنصارى الى الله"[5]

علامہ جوہری، لفظِ نصاریٰ کی لغوی تشریح یوں کرتے ہیں:

«والنَصارى: جمع نَصرانٍ ونَصْرانةٍ، مثل الندامى جمع ندمان وندمانة» [6]

نصاری نصران کی جمع ہے۔ نصران صیغہ واحد مذکر ہے اور اس کا مؤنث نصرانۃ استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ ندامی، ندمان (صیغہ واحد مذکر) کی جمع ہے اور اس کا مؤنث ندمانۃ مستعمل ہے۔

فرق مسیحیت اور علامہ ابن حزم و علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابلی مطالعہ:

علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی نے مسیحی فرقوں، ان کے معتقدات اور مذہبی کتب کے بارے میں گراں قدر علمی سرمایہ ہم تک منتقل کیا ہے۔ علامہ ابن حزم نے سات جب کہ علامہ شہرستانی نے تین مسیحی فرقوں پر مستقلاً اور چند مزید پر ضمناً کلام کیا ہے۔ انہوں نے ان مسیحی فرقوں اور ان کے مذہبی عقائد کی تفصیلات اپنی کتب میں تفصیلاً بیان کی ہیں۔

علامہ ابن حزم کے ذکر کردہ سات مسیحی فرقوں کے اسماء کی لسٹ ملاحظہ کریں:

---

[4] الصّف، ۶۱: ۱۴۔

[5] ابوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین رازی (م۶۰۶ھ/۱۲۱۰ء)، **تفسیر مفاتیح الغیب المعروف تفسیر رازی** (لبنان: دار احیاء التراث العربی، طبع سوم، ۱۴۲۰ھ)، ۵۳۶/۳۔

[6] ابو نصر اسماعیل بن حماد جوہری فارابی (م۳۹۳ھ/۱۰۰۳ء) **الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ**، تحقیق: احمد عبد الغفور عطار (بیروت: دار العلم للملایین، لبنان، طبع چہارم، ۱۴۰۷ھ) ۸۲۹/۲۔

۱۔ اریوسیہ(Arians)

۲۔ پولسیہ(Samosatenians / Paulinists)

۳۔ مقدونیوسیہ(Macedonians/ Pneumatomachians)

۴۔ بربرانیہ(Collyridians)

۵۔ ملکانیہ(The Melchites/ The Melkites)

۶۔ نسطوریہ(The Nestorians)

۷۔ یعقوبیہ (The Jacobites)

علامہ شہرستانی نے فصل کی ابتداء میں نصاریٰ کے مختلف ذیلی فرقوں کے مابین مختلف فیہ عقائد کو بیان کیا اور اس کے بعد ذکر کیا کہ ان کے فرقوں کی تعداد بہتّر (۷۲) ہے، البتہ ان میں سے بڑے فرقے تین ہیں۔ علامہ شہرستانی نے انہی تین مسیحی فرقوں کو اپنی کتاب میں مستقل طور پر جگہ دی ہے:

۱۔ ملکانیہ(The Melchites/ The Melkites)

۲۔ نسطوریہ(The Nestorians)

۳۔ یعقوبیہ (The Jacobites)

ان کے علاوہ تین مزید مسیحی فرقوں کو ذکر علامہ شہرستانی نے مسیحیت کی بحث میں ضمنی طور پر بھی کیا ہے: تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ اریوسیہ(Arians)

۲۔ پولسیہ(Samosatenians / Paulinists)

۳۔ مقدونیوسیہ(Macedonians/ Pneumatomachian)

ملکانیہ، نسطوریہ اور یعقوبیہ میں سے درج ذیل ذیلی فرقوں نے جنم لیا:

✓ الیانیہ(The Julianists)

✓ بلیلارسیہ(The Apollinaristes)

✓ مقدانوسیہ

- ✓ سبالیہ(The Sabellian)
- ✓ بوطینوسیہ(The Photinians)
- ✓ پولسیہ [7]

علامہ شہرستانی نے الیانیہ، بلیلارسیہ، سبالیہ اور بوطینوسیہ کے نام ذکر کرنے کے ماسوا کوئی تفصیل فراہم نہیں کی ہے۔

توحید پرست اور تثلیث پرست مسیحی فرقے:

علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کی طرف سے بیان کردہ مسیحی فرقوں کو دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے:

(1) توحید پرست / غیر تثلیث پرست مسیحی فرقے: (Unitarian Christian Sects)

اریوسیہ، پولسیہ اور مقدونیوسیہ کا شمار توحید پرست مسیحی فرقوں میں کیا جا سکتا ہے۔

(2) تثلیث پرست مسیحی فرقے(Trinitarian Christian Sects)

تثلیث پرست مسیحی فرقوں میں بربرانیہ، ملکانیہ، نسطوریہ، یعقوبیہ، الیانیہ، بلیلارسیہ، سبالیہ اور بوطینوسیہ شامل ہیں۔

آئندہ صفحات میں مسیحیت اور اس کے فرقوں کے متعلق علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کی طرف سے بیان کردہ معلومات کا ذکر کیا جائے گا اور بعد ازاں ان دونوں حضرات کے مناہج کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا جائے گا۔

ابن حزم کے نزدیک، دین اسلام سے خارج گروہ:

ابن حزم کے نزدیک، دین اسلام سے خارج اور اس کے مخالف گروہوں کی تعداد چھ ہے:

١۔ یہ گروہ اشیاء کی حقیقت کے منکرین کا ہے اور انہیں سوفسطائیہ کہا جاتا ہے۔

٢۔ یہ لوگ اشیاء کی حقیقت کو تو تسلیم کرتے ہیں، مگر عالم کے ازلی ہونے کے قائل اور دنیا کے خالق اور مدبر کے موجود ہونے کے منکر ہیں مثلاً دہریہ۔

٣۔ یہ گروہ اشیاء کی حقیقتوں کو تو تسلیم کرتا ہے، البتہ دنیا اور اس کے مدبر دونوں کو ازلی قرار دیتا ہے۔

٤۔ اس گروہ کے افراد اشیاء کی حقیقتوں کو تو مانتے ہیں لیکن پھر ان میں متعدد اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً مجوس متعدد خداؤں کو مانتے ہیں۔

---

[7] ابو الفتح محمد بن عبد الکریم شہرستانی (م۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) **الملل والنحل**، تحقیق: امیر علی مہنا، علی حسن فاعور (لبنان: دار المعرفہ، طبع سوم، ۱۹۹۳ء)، ۱: ۲۶۶-۲۶۵۔

۵۔اس گروہ کے قائلین اشیاء کی حقیقتوں، دنیا کے فانی ہونے، کائنات کے ایک ازلی خالق کو مانتے ہیں، مگر یہ ہر قسم کی نبوت کے منکر ہیں۔

٦۔ اس گروہ کے ماننے والے اشیاء کی حقیقتوں، دنیا کے فانی ہونے، کائنات کے ایک ازلی خالق اور نبوت کے بعد تسلیم کرنے والے ہیں۔ مگر یہ چند انبیاء کی نبوت کے قائل اور دیگر کی نبوت کے منکر ہیں۔ مسیحی اسی گروہ میں شامل ہیں[8]۔

فرقۂ اریوسیہ (Arians) [9]

معتقداتِ فرقۂ اریوسیہ اور علامہ ابن حزم:

علامہ ابن حزم نے مسیحیت کے فرقہ اریوسیہ کے بیان کو تمام دیگر مسیحی فرقوں پر مقدم کیا ہے۔ ابن حزم کے نزدیک ان کا تعارف اور ان کے نظریات حسب ذیل ہیں:

- یہ فرقہ اپنے بانی اریوس (Arius) (م ۳۳٦ء) کی طرف منسوب ہے۔ علامہ ابن حزم نے اس فرقے کو اریوسیہ کا باضابطہ نام دینے کی بجائے "اصحاب اریوس" کے نام سے ذکر کیا ہے۔
- بانئ فرقہ، اریوس اسکندریہ (Alexandria) میں قسّیس (Priest) کے منصب پر فائز تھا۔ اس کا تعلق چوتھی صدی عیسوی سے تھا۔ یہ دور قسطنطنیہ (Constantinople) کے بانی اور شاہان روم میں سے پہلے مسیحی بادشاہ، قسطنطین اول (Constantine) (م ۳۳۷ء) کا دور تھا۔ قسطنطین اول اریوسی نظریات کے حامل تھے۔

---

[8] ابو محمد علی بن احمد ابن حزم، **الفصل فی الملل والاھواء والنحل** (بیروت: دار الجیل، ۱۴۰۵ھ)، ۱/ ۳٦-۳۷۔

[9] چوتھی صدی عیسوی میں فرقہ اریوسیہ کے بانی اریوس نے عیسائیت کے ہاں مسلمہ نظریۂ تثلیث سے اختلاف کرتے ہوئے ایک نئے مکتبہ فکر کی بنیاد ڈالی۔ اریوس کے نزدیک ازلی، جاودانی، قائم بالذات (Self-existent) اور ناقابل تغیر ہونا خدائی صفات ہیں، جو محض ایک ہستی یعنی اللہ رب العزت پر صادق آتی ہیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں مگر درج بالا خدائی صفات کے حامل نہیں۔ اریوس کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ مخلوق ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ عدم سے وجود میں آئے لہذا وہ ازلی حیثیت کے حامل نہیں۔ نیز وہ جاودانی اور ناقابل تغیر ہستی کے مالک بھی نہیں۔ ان تمام وجوہات کے پیش نظر وہ خدا نہیں ہیں۔ نیقیا (Nicaea) کی کونسل نے ۳۲۵ صدی عیسوی میں اریوسی نظریات کو خلاف مذہب و بدعتی قرار دے کر مسترد کرتے ہوئے اریوس کو ملک بدر کر دیا۔

The Editors of Encyclopaedia Britannica, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (C.V.: Arianism), 1:549.

- اریوس توحید مجرد کا قائل تھا۔ اس نے مسیحیت کے بنیادی مذہبی عقیدے، عقیدۂ تثلیث (Trinity) کی معروف تشریح سے اختلاف کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بندہ، ان کی مخلوق اور کلمۃ اللہ قرار دیا کہ جس کے باعث اللہ رب العزت نے آسمان وزمین کو وجود بخشا۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

"أصحاب أريوس: وكان قسيسا بالإسكندرية ومن قوله: التوحيد المجرد، وأن عيسى عليه السلام عبد مخلوق، وأنه كلمة الله تعالى التي بها خلق السموات والأرض، وكان في زمن قسطنطين الأول، باني القسطنطينية، وأول من تنصّر من ملوك الروم، وكان على مذهب أريوس هذا" [10]

معتقداتِ اریوسیہ اور علامہ شہرستانی:

علامہ شہرستانی نے فرقۂ اریوسیہ کو ایک مستقل مسیحی فرقے کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ ایک مسیحی فرقے ملکانیہ کا ذکر کرتے ہوئے ضمناً اس فرقے کے اہم نظریے کا ذکر درج ذیل الفاظ میں کیا:

"قال أريوس القديم هو الله، والمسيح هو مخلوق" [11]

یعنی اریوس نے کہا کہ جاودانی ہستی محض اللہ رب العزت کی ہے اور مسیح محض مخلوق کا درجہ رکھتے ہیں۔

بیان فرقۂ اریوسیہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابل:

- علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی فرقۂ اریوسیہ کے حضرت عیسیٰؑ کے مخلوق اور عدم جاوداں ہستی ہونے کے عقیدے کے بیان میں یکساں نظر آتے ہیں۔
- بیان معتقدات میں علامہ ابن حزم نے اپنے منہج کے مطابق اختصار سے کام لیا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اس فرقے کے پیروکاروں کی جائے سکونت بیان نہیں کی ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اس فرقے کو اریوسیہ کا نام دینے کی بجائے "اصحاب اریوس" کے نام سے ذکر کیا ہے۔
- علامہ ابن حزم کی بیان کردہ تفصیلاتِ اریوسیہ میں بانیٔ فرقہ اریوس کے عہد اور اس دور کے مسیحی بادشاہ کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

فرقۂ پولسیہ (Samosatenians / Paulinists):

---

[10] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاہواء والنحل**، ۱: ۱۰۹۔

[11] شہرستانی، **الملل والنحل**، ۲: ۲۵۰۔

فرقۂ پولسیہ اور علامہ ابن حزم:

علامہ ابن حزم کے نزدیک فرقۂ پولسیہ کا تعارف اور اُن کے مذہبی نظریات کچھ یوں ہیں:

"أصحاب بولس الشمشاطي: وكان بطريركا بأنطاكية قبل ظهور النصرانية. وكان قوله التوحيد المجرد الصحيح، وأن عيسى عبد الله ورسوله، كأحد الأنبياء عليهم السلام، خلقه الله تعالى في بطن مريم من غير ذكرٍ، وأنه إنسان لا إلهية فيه وكان يقول لا أدري ما الكلمة ولا روح القدس" [12]

- اس فرقے کا بانی پولس الشمشاطی (Paul/Paulus of Samosata) (م مابعد ۲۷۲ء)[13] تھا، جو ظہورِ نصرانیت[14] کے دور سے قبل انطاکیہ (Antioch) میں بطریق (Bishop) کے عہدے پر فائز تھا۔

---

[12] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاھواء والنحل**، ۱: ۱۰۹- ۱۱۰۔

[13] فرقۂ پولسیہ کے بانی، پولس الشمشاطی کی شہرت تیسری صدی عیسوی کے ایک ایسے عیسائی عالم کی ہے کہ جس نے عیسائی نظریۂ تثلیث سے اختلاف کیا۔ پولس شمشاطی ۲۶۰ء میں انطاکیہ کے بطریق مقرر ہوئے۔ ان کے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نظریہ کو Dynamic Monarchianism کا نام دیا جاتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ پیدائشی طور پر ایک انسان تھے [خدا نہ تھے] جنہوں نے معجزاتی طور پر حضرت مریمؑ کے بطن سے بن باپ کے جنم لیا اور بعد میں خدا کے بیٹے کے طور پر خدائی عقل اور طاقت ان میں سرایت کر گئی۔

اُن کے اس نظریے نے عیسائی دنیا میں ایک تلاطم برپا کر دیا۔ نتیجتاً ۲۶۳ء تا ۲۶۸ء تین کلیسائی اجلاس منعقد ہوئے اور بالآخر ۲۶۸ء میں نیقیا کی کونسل (Council of Nicaea) نے پولس کے نظریات کو زندیقانہ نظریات قرار دے کر اسے انطاکیہ کے بطریق کے عہدے سے معزول کر دیا۔ لیکن پولس کو تدمر (Palmyra) کی ملکہ، زینوبیا (Zenobia) کی سرپرستی حاصل تھی، جو کہ انطاکیہ کی حکمران تھی۔ لہٰذا اس کی معزولی عمل میں نہ آ سکی۔ ۲۷۲ء میں رومی شہنشاہ، اوریلیان (Aurelian) نے ملکہ زینوبیا کو شکست دے کر انطاکیہ کو دوبارہ رومی حکومت کا حصہ بنا دیا تو پولس کی بطریق کے عہدہ سے معزولی عمل میں آئی۔

(The Editors of Encyclopaedia Britannica, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (S.V.: Paul of Samosata), 9/208; (op. cit., (S.V.: Monarchianism), 8/24.

[14] ظہورِ نصرانیت سے علامہ ابن حزم کی مراد غالباً نیقیا کی کونسل کا پہلا اجلاس منعقدہ ۳۲۵ء ہے۔ اس اجلاس میں عیسائی عقیدۂ تثلیث کو سرکاری اور مذہبی حیثیت میں عیسائیت کا جزو لاینفک قرار دیا گیا تھا۔

(Ghulam Haider Aasi, **Muslim Understanding of other Religions, A Study of Ibn Hazm's Kitab al Fasl fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal** (Islamabad: International Institute of Islamic Thought and Islamic Research Institute, 2nd ed., 2004), 120)

- پولس شمشاطی "توحید مجرد صحیح" کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش حضرت مریمؑ کے بطن سے اور بن باپ کے ہوئی۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کی بجائے ایک انسان کا درجہ دیتا تھا اور ان کو دیگر رسولوں کی طرح خدا کا ایک رسول قرار دیتا تھا۔ پولس یہ کہا کرتا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ کلمہ [The Word] اور روح القدس [The Holy Spirit] کی حقیقت کیا ہے؟

فرقہ پولسیہ اور علامہ شہرستانی:

انکے نزدیک پولس شمشاطی کے عقائدِ مذہبیہ یہ تھے کہ وہ اللہ کو ایک مانتا تھا۔ اس کے نزدیک حضرت مسیحؑ کی پیدائش حضرت مریمؑ سے ہوئی۔ وہ اللہ کے ایک نیک بندے تھے کہ جنہیں اللہ رب العزت نے بن باپ کے پیدا کیا۔ ان کی فرماں برداری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف و عزت عطا فرمائی اور انہیں اپنا منہ بولا بیٹا قرار دیا۔ الغرض خدا کا انہیں اپنا منہ بولا بیٹا قرار دینا، ان کی مولودیت یا خدا سے اتحاد کی بجائے، ان کی اطاعت و فرماں برداری کی بناء پر تھا۔ علامہ شہرستانی لکھتے ہیں:

" إن الإله واحد، وإن المسيح ابتدأ من مريم عليها السلام، وإنه عبد صالح مخلوق، إلا أن الله تعالى شرفه وكرمه لطاعته وسماه ابناً على التبني، لا على الولادة والاتحاد" [15]

بیانِ فرقہ پولسیہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابلی مطالعہ:

فرقہ اریوسیہ کی طرح علامہ ابن حزم نے فرقہ پولسیہ کو بھی باقاعدہ نام دینے کی بجائے "اصحاب پولس الشمشاطی" کے نام سے بیان کیا ہے۔ علامہ شہرستانی نے اس فرقے کو بھی باقاعدہ فرقے کی طرح بیان نہیں کیا بلکہ فرقہ نسطوریہ کے ضمن میں اس کا مختصراً ذکر کیا ہے۔

- علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج کے برخلاف بیانِ فرقِ مسیحیت میں ترتیب زمانی کا التزام نہیں کیا۔ چنانچہ چوتھی صدی عیسوی میں جنم لینے والے مسیحی فرقے اریوسیہ کو پہلے اور تیسری صدی عیسوی میں وجود میں آنے والے فرقہ پولسیہ کو بعد میں ذکر کیا ہے۔ البتہ علامہ شہرستانی نے اپنے عمومی منہج کے برخلاف، اکثر مسیحی فرقوں کو بیان کرتے ہوئے ترتیب زمانی کا التزام کیا ہے۔

[15] شہرستانی، **الملل والنحل**، ۱:۲۷۰۔

- بیانِ معتقداتِ فرقۂ پولسیہ میں علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج بیان کی پیروی کرتے ہوئے اور علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے برخلاف ایجاز سے کام لیا ہے۔
- علامہ ابن حزم کی بیان کردہ تفصیلاتِ پولسیہ میں بانیٔ فرقہ اور اس کے عہد کا بھی ذکر ملتا ہے، جب کہ علامہ شہرستانی کے ہاں محض بانیٔ فرقہ اور ان کے معتقدات کا مختصر ذکر ملتا ہے۔
- دونوں حضرات نے فرقۂ ہٰذا کے متبعین کی جائے سکونت کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔
- بیانِ معتقداتِ پولسیہ میں ابن حزم نے محض ان نظریات کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے کہ جو اس فرقے کو دیگر مسیحی فرقوں سے ممتاز کرتے ہیں۔
- فرقۂ پولسیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے دونوں بزرگوں نے آسان مگر فصیح عربی زبان میں کلام کیا ہے۔
- دونوں حضرات نے پولس شمشاطی کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بندۂ صالح قرار دیتا ہے۔ علامہ شہرستانی نے کے نزدیک حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ ان کا حقیقی طور پر خدا کا بیٹا ہونا نہیں ہے، بلکہ خدا کا متبنیٰ ہونا ہے۔ یہ نظریہ مسیحیت کے مسلمہ نظریۂ تثلیث کے برخلاف ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اپنے منہج کے برخلاف اور علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے مطابق یہاں بیانیہ طرزِ بیان کو ترجیح دی ہے اور نقد سے گریز کیا ہے۔

فرقۂ مقدونیوسیہ (Macedonians/ Pneumatomachian):

فرقۂ مقدونیوسیہ اور علامہ ابن حزم:

علامہ ابن حزم سے منقول فرقۂ مقدونیوسیہ کے بانی کا تعارف اور فرقے کے معتقدات درج ذیل ہیں:

- فرقہ مقدونیوسیہ کے بانی مقدونیوس (Macedonius) (م مابعد ۳۶۲ء) تھے، جو ظہورِ نصرانیت [یعنی ۳۲۵عیسوی میں نیقیا کی پہلی کونسل سے عقیدۂ تثلیث کی توثیق] کے مابعد دور میں قسطنطنیہ (Constantinople, currently Known as Istanbul) میں بطریق کے عہدے پر فائز رہے۔ یہ دور شاہِ روم قسطنطین بن قسطنطین (Constantius II S/O Constantine) کا دور تھا۔ یہ بادشاہ اپنے والد کی طرح اریوسی مسلک کا پیروکار تھا۔

- مقدونیوس توحید مجرد کا قائل تھا۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کو ایک انسان، خدا کا بندہ، اس کی مخلوق اور دیگر انبیاء کی طرح خدا کا نبی اور رسول قرار دیتا تھا۔ اس کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ ہی روح القدس اور کلمۃ اللہ ہیں۔ وہ روح القدس اور کلمۃ اللہ کو حضرت مسیحؑ کی طرح مخلوق اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خالق قرار دیتا تھا۔ علامہ ابن حزم کی عبارت درج ذیل ہے:

" مقدونيوس: وكان بطريركا في القسطنطينية بعد ظهور النصرانية، أيام قسطنطين بن قسطنطين، باني القسطنطينية، وكان هذا الملك أريوسيا كأبيه، وكان من قول مقدونيوس هذا، التوحيد المجرد، وأن عيسى عبد مخلوق، إنسان نبي، رسول الله، كسائر الأنبياء عليهم السلام وأن عيسى هو روح القدس وكلمة الله عز وجل، وأن روح القدس والكلمة مخلوقان، خلق الله كل ذلك" [16]، [17]

فرقۂ مقدانیوسیہ اور علامہ شہرستانی:

علامہ شہرستانی کے نزدیک مقدانیوس کا کہنا یہ تھا کہ جوہر قدیم صرف دو اقانیم ہیں اور وہ باپ اور بیٹا ہیں۔ روح القدس کی حیثیت محض مخلوق کی ہے۔

"زعم مقدانيوس: أن الجوهر القديم أقنومان فحسب: أب، وابن، والروح مخلوق"[18]

بیانِ فرقۂ مقدونیوسیہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابلی جائزہ:

- علامہ شہرستانی نے فرقۂ مقدونیوسیہ کو باقاعدہ اور ایک مستقل فرقے کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ فرقۂ یعقوبیہ کے ضمن میں محض دو سطروں میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح علامہ ابن حزم نے بھی ماقبل فرقِ مسیحیت کی طرح فرقۂ مقدونیوسیہ کو کوئی باقاعدہ نام نہیں دیا بلکہ "اصحاب مقدونیوس" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

---

[16] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاھواء والنحل**، ۱:۱۱۰۔

[17] چوتھی صدی عیسوی سے تعلق رکھنے والے قسطنطنیہ کے بطریق، مقدونیوس کے نظریات اپنے متقدم اریوس سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اس نے بھی مسلمہ اور بنیادی عیسائی نظریۂ تثلیث سے اختلاف کیا اور روح القدس کو حضرت عیسیٰؑ کی طرح مخلوق قرار دیا۔ راسخ العقیدہ (Orthodox) عیسائی مذہبی علماء کے نزدیک خدا (God) اپنے جوہر (Essence) کے اعتبار سے ایک ہے لیکن تین اقانیم (Three Persons) سے مرکب ہے۔ جن میں باپ، بیٹا اور روح القدس شامل ہیں۔ یہ تینوں اقانیم جداگانہ اور مساوی وجود کے حامل ہیں۔ ان نظریات کی پاداش میں اسے ۳۶۰ء میں اس کے عہدے سے معزول کرتے ہوئے ملک بدر کر دیا گیا۔

The Editors of Encyclopaedia Britannica, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (S.V.: Macedonianism), 7/622; Ibid, (S.V.: Macedonius)

[18] شہرستانی، **الملل والنحل**، ۱:۲۷۲۔

- صاحب فرقہ کے نام کے حوالے سے دونوں حضرات میں معمولی اختلاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حزم نے اسے مقدونیوس جب کہ علامہ شہرستانی نے اسے مقدانیوس لکھا ہے۔
- ابتدائی تین مسیحی فرقوں کے بیان میں علامہ ابن حزم نے اپنے منہج کے بر خلاف ترتیبِ زمانی کو بر قرار رکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ چنانچہ چوتھی صدی عیسوی کے مسیحی فرقے اریوسیہ کو سب سے پہلے، تیسری صدی عیسوی میں ظاہر ہونے والے مسیحی فرقۂ پولسیہ کو دوسرے نمبر پر اور چوتھی صدی عیسوی میں وجود پانے والے فرقۂ مقدونیوسیہ کو تیسرے نمبر پر بیان کیا۔
- بیان عقائدِ فرقۂ مقدونیوسیہ میں علامہ ابن حزم نے اپنے منہج عمومی کے مطابق اور علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے بر خلاف اختصار سے کام لیا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اس فرقے کے بیان میں نا صرف اس کے مذہبی نظریات بلکہ بانئ فرقہ کا مختصر تعارف، ان کی مذہبی حیثیت اور ان کے دور کا تعین بھی شامل ہے۔ اس کے بالمقابل علامہ شہرستانی نے محض اسمِ صاحب فرقہ اور مذہبی عقائد لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔
- ما قبل دو مسیحی فرقوں کی مانند فرقۂ مقدونیوسیہ کا تثلیث کے بارے میں نظریہ جمہور مسیحی فرقوں سے جدا ہے۔
- دونوں بزرگوں نے اس فرقے کے متبعین کی جائے سکونت کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔
- روح القدس کے مخلوق ہونے کے بارے میں دونوں حضرات کا اتفاق ہے البتہ ابن (کلمہ) کے مخلوق یا قدیم ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن حزم مقدونیوسہ کے کلمہ کے مخلوق اور شہرستانی مقدونیوسیہ کے کلمہ کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔
- دونوں حضرات نے بیانِ مقدونیوسیہ میں سہل اور بیانیہ اندازِ کلام اختیار کیا ہے۔

فرقۂ بربرانیہ (Collyridians)

فرقۂ بربرانیہ اور علامہ ابن حزم:

اس فرقے کے معتقدات حسب ذیل ہیں:

> " البربرانية: وهم يقولون: إن عيسى وأمه إلهان من دون الله عز وجل وهذه الفرقة قد بادت" [19]

[19] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاہواء والنحل**، ۱/ ۱۱۰۔

- یعنی یہ فرقہ بھی اقانیم ثلاثہ کو خدا سمجھتا ہے، البتہ خدا اور حضرت مسیحؑ کے علاوہ تیسرا اقنوم حضرت مریمؑ کو قرار دیتا ہے۔
- اس فرقے کا وجود دنیا سے معدوم ہو چکا ہے[20]۔

فرقۂ بربرانیہ اور علامہ شہرستانی:

علامہ شہرستانی نے اپنی مصنفہ کتاب میں فرقۂ بربرانیہ کا ذکر نہیں کیا۔

بیان فرقۂ بربرانیہ میں علامہ ابن حزم کا منہج:

علامہ ابن حزم نے سابقہ تین مسیحی فرقوں کے برخلاف اس فرقے کو باضابطہ طور پر بربرانیہ کا نام دیا ہے، البتہ اس نام کی وجہ تسمیہ بیان نہیں کی۔

- علامہ نے اس فرقے کے ذکر میں انتہائی اختصار ملحوظ رکھا ہے اور محض ایک عقیدہ بتانے پر اکتفا کیا ہے۔
- علامہ نے اس فرقے کے تذکرے میں ان کا دور اور جائے سکونت وغیرہ متعین نہیں کیے اور نیز بانیٔ فرقہ کا نام بھی نہیں بتلایا۔
- اس فرقے کے متعلق علامہ ابن حزم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ فرقہ ان کے زمانے سے قبل صفحۂ ہستی سے معدوم ہو چکا تھا۔

فرقۂ ملکانیہ (The Melchites/ The Melkites):

فرقۂ ملکانیہ مسیحیوں کے تین معروف فرقوں میں سے ایک ہے۔ نیز یہ فرقہ علامہ ابن حزم کے دور میں بھی موجود تھا۔

فرقۂ ملکانیہ اور علامہ ابن حزم:

علامہ ابن حزم کے نزدیک معتقدات فرقہ ملکانیہ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

"فأعظمها [أي أعظم فرق النصرانية] فرقة الملكانية، وهي مذهب جميع ملوك النصارى حيث كانوا حاشا الحبشة والنوبة، ومذهب عامة أهل كل مملكة للنصارى حيث كانوا حاشا الحبشة والنوبة، ومذهب جميع نصارى أفريقية وصقلية

[20] حضرت مریم کو تثلیث کا اقنوم ثالث قرار دینے والا فرقہ ۳۵۰ء تا ۴۵۰ء موجود رہا ہے۔ ان کو "Collyridians" کا نام دیا جاتا ہے
(Online Traditional Catholic Forum, Retrieved on 15th April, 2014 from: http://catholicforum.fisheaters.com/index.php?topic=997265.0)

والأندلس وجمهور الشام- وقولهم: إن الله تعالى -عبارة عن قولهم- ثلاثة أشياء: أب وابن وروح القدس، كلها لم تزل، وأن عيسى عليه السلام إله تام كله، وإنسان تام كله، ليس أحدهما غير الآخر، وأن الإنسان منه هو الذي صلب وقتل، وأن الإله منه لم ينله شيء من ذلك، وأن مريم ولدت الإله والإنسان وأنهما معاً شيء واحد ابن الله" [21]

- اس فرقے کے نزدیک خدا تعالیٰ تین اقانیم یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس کا نام ہے اور یہ تینوں اقانیم ازلی ہیں۔
- حضرت مسیحؑ کی شخصیت میں خدائے کامل اور انسان کامل دونوں موجود ہیں۔ حضرت مریمؑ نے حضرت مسیحؑ کی شکل میں انسان اور خدا دونوں کو جنم دیا۔ گویا حضرت مسیحؑ بیک وقت اور بیک شخصیت انسان اور خدا دونوں ہیں ۔ جب [یہودیوں نے] حضرت مسیحؑ کو سولی پر چڑھایا تو دراصل حضرت مسیحؑ میں موجود انسان مصلوب ہوا۔ ان میں موجود خدا کو کوئی گزند نہیں پہنچی۔
- ابن حزم کے نزدیک یہ فرقہ مسیحیوں کا سب سے بڑا فرقہ ہے، جس کے متبعین میں مسیحی حکمران بھی شامل ہیں اور نیز اکثر مسیحی حکومتوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ حبشہ (Ethiopia) اور نوبہ (Nubia) کے ماسوا افریقہ، صقلیہ (Sicily) اور اندلس کے تمام اور شام (Syria) کے اکثر مسیحی اسی مسلک کے پیروکار ہیں۔

علامہ شہرستانی اور فرقۂ ملکانیہ:

- علامہ شہرستانی کے نزدیک فرقۂ ملکانیہ کے ماننے والے کلمۃ اللہ سے مراد اقنوم علم اور روح القدس سے اقنوم حیات مراد لیتے ہیں۔ ان کا عقیدۂ الوہیت یہ ہے کہ کلمہ یعنی اقنوم علم حضرت مسیحؑ کے جسم کے ساتھ یوں متحد ہو گیا کہ اس نے ناسوت (یعنی طبیعت انسانی) کا لباس پہن لیا۔ کلمہ ناسوت کا لباس زیب تن کرنے کے بعد "ابن اللہ" کے نام کا سزاوار کہلاتا ہے، اس سے قبل نہیں۔ انہوں نے کلمہ کے حضرت مسیحؑ کے جسم کے ساتھ اتحاد کو دودھ اور شراب یا دودھ اور پانی کے اختلاط کی مانند قرار دیا گیا ہے۔
- فرقۂ ملکانیہ کے مطابق حضرت مسیح قدیم اور ازلی ہیں، جیسا کہ ان کا باپ قدیم اور ازلی ہے۔ حضرت مریمؑ نے ازلی خدا کو جنم دیا تھا۔ حضرت مسیح کو سولی دینے کا عمل نا صرف ناسوت بلکہ لاہوت پر بھی واقع ہوا تھا۔

---

[21] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاہواء والنحل**، ۱: ۱۱۰-۱۱۱۔

- فرقۂ ملکانیہ ملکا نامی شخص کے پیروکار ہیں، جو کہ روم کا باشندہ تھا۔ رومی مسیحیوں کی اکثریت اس فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔

"الملل والنحل" کی عربی عبارت درج ذیل ہے:

"الملكانية: أصحاب ملكا الذي ظهر بأرض الروم واستولى عليها. ومعظم الروم ملكانية. قالوا: إن الكلمة اتحدت بجسد المسيح، وتدرعت بناسوته. ويعنون بالكلمة: أقنوم العلم، ويعنون بروح القدس أقنوم الحياة، ولا يسمون العلم قبل تدرعه ابناً، بل المسيح مع ما تدرع به ابن، فقال بعضهم: إن الكلمة مازجت جسد المسيح، كما يمازج الخمر أو الماء اللبن... وقالت الملكانية: إن المسيح ناسوت كلي، لا جزئي، وهو قديم أزلي، من قديم أزلي، وقد ولدت مريم عليها السلام إلهاً أزلياً، والقتل والصلب وقع على الناسوت واللاهوت معاً" [22]، [23]

بیانِ فرقۂ ملکانیہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابل:

- علامہ شہرستانی اور علامہ ابن حزم نے ملکانیہ کو مسیحیوں کے تین بڑے فرقوں میں سے ایک فرقہ قرار دیا، نیز علامہ ابن حزم کے نزدیک ان کے عہد کے مسیحیوں کی اکثریت اسی فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ علامہ شہرستانی نے اس فرقے کو رومی مسیحیوں کی بھاری اکثریت کا مسلک قرار دیا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے فرقہ ملکانیہ کو مسیحی حکومتوں اور نیز مسیحی حکومتوں کی اکثریت کا فرقہ قرار دیا ہے۔ نیز انہوں نے اندلس کے تمام مسیحیوں کا تعلق بھی اسی فرقے سے بیان کیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس فرقے کے متبعین نا صرف اندلس میں موجود تھے بلکہ لامحالہ ان کی ملاقات ابن حزم سے بھی ہوئی ہوگی۔ البتہ علامہ شہرستانی کی بیان کردہ معلومات سے ان کی اس فرقے کے متبعین سے ملاقات وعدم ملاقات کا علم نہیں ہوتا۔

---

[22] شہرستانی، **الملل والنحل**، ۲/ ۲۴۹- ۲۴۸۔

[23] علامہ شہرستانی کا یہ بیان کہ ملکانیہ فرقہ ملکا نامی شخص کی طرف منسوب ہے، درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ تاریخ عیسائیت اس بیان کی تصدیق نہیں کرتی۔ درست یہ ہے کہ عیسائی بادشاہوں کی اکثریت چونکہ اسی مسلک کی پیروکار تھی لہذا یہ ملکانی مذہب بن گیا اور اس کے متبعین ملکانیہ کہلائے۔ اسی بات کی تصریح علامہ ابن حزم کی تحقیق سے بھی ملتی ہے۔ (محمود علی حمایہ، **ابن حزم و منہجہ فی دراسۃ الادیان**، (مصر: دار المعارف، طبع اول، ۱۹۸۳ء) ۱۵۳۔

- علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج بیان کے بر خلاف وجہ تسمیہ ٔفرقہ بیان نہیں کی۔ البتہ علامہ شہرستانی نے اس فرقے کو بانی فرقہ "ملکا" کی طرف منسوب بتلایا ہے۔
- ما قبل مسیحی فرقوں کی بنسبت علامہ ابن حزم نے نا صرف اس فرقے کو ملکانیہ کا نام دیا ہے، بلکہ قدرے تفصیل سے اس کے معتقدات کو بھی تحریر کیا ہے۔ علامہ شہرستانی نے اپنے عمومی منہج بیان کی پیروی میں معتقداتِ فرقہ ملکانیہ پر تفصیلی کلام کیا ہے۔
- دونوں بزرگوں نے اس فرقے کے عہد کا تعین نہیں کیا ہے۔
- فرقہ ملکانیہ کے مذہبی نظریات کو بیان کرتے وقت علامہ ابن حزم کا اسلوب بیان سہل اور قریب از فہم ہے۔ اس کے بر عکس علامہ شہرستانی نے منطقی اور فلسفیانہ انداز سے ملکانیہ کے مذہبی نظریات کو بیان کیا ہے، جس کی وجہ سے تفہیم میں مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔
- فرقہ ٔملکانیہ کے تین اشیاء یا اقانیم یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس کی الوہیت اور ازلیت پر ایمان لانے کا عقیدہ ابن حزم اور شہرستانی دونوں نے بیان کیا ہے۔
- اس فرقے کے بیان میں علامہ ابن حزم نے اپنے منہج کے عین مطابق تنقیدانہ جبکہ علامہ شہرستانی نے بیانیہ منہج اپنایا ہے۔

فرقہ ٔنسطوریہ(The Nestorians):

فرقہ نسطوریہ اور علامہ ابن حزم:

فرقہ ٔنسطوریہ مسیحیوں کے تین معروف فرقوں میں سے ایک ہے اور یہ فرقہ علامہ ابن حزم کے دور میں بھی موجود تھا۔

علامہ ابن حزم کے نزدیک فرقہ ٔنسطوریہ کا تعارف اور ان کے مذہبی نظریات حسب ذیل ہیں:

"وقالت النسطورية: مثل ذلك، سواء بسواء، إلا أنهم قالوا: إن مريم لم تلد الإله وإنما ولدت الإنسان، وأن الله تعالى لم يلد الإنسان، وإنما ولد الإله- تعالى الله عن كفرهم-وهذه الفرقة غالبة على الموصل والعراق وفارس وخراسان. وهم منسوبون إلى نسطور، وكان بطريركاً بالقسطنطينية" [24]

[24] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاہواء والنحل**، ا: ۱۱۱۔

مراد یہ ہے کہ نسطوریہ بھی ملکانیہ ہی کی طرح کے نظریات کے حامل ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اس فرقے کے نزدیک حضرت مریمؑ نے حضرت مسیحؑ کو جنم دیا تو خدا کو نہیں جنا بلکہ انسان ہی کو جنا تھا، اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو جنم دیا تو انسان کو نہیں بلکہ خدا کو جنم دیا تھا۔

- اس فرقے کے متبعین موصل، عراق، فارس اور خراسان کے علاقوں میں موجود ہیں۔
- یہ فرقہ اپنے بانی نسطور (Nestorius) (م ۴۵۱ء) کی طرف منسوب ہے، جو قسطنطنیہ کا بطریق تھا۔

فرقہ نسطوریہ اور علامہ شہرستانی:

یہ فرقہ نسطور نامی فلسفی کی طرف منسوب ہے، جو معروف عباسی خلیفہ مامون الرشید (م ۸۳۳ء) کے زمانے میں تھا۔[25] علامہ شہرستانی کی تحقیق کے مطابق چونکہ نسطور نے مسیحی کتب مقدسہ یعنی اناجیل میں تحریف کی جسارت وارتکاب کیا، لہذا اسے حضرت مسیحؑ کا سچا پیروکار قرار دینا یونہی ہوگا کہ جیسے معتزلہ کو مسلمان قرار دینا۔

---

[25] نسطور (Nestorius) (م ۴۵۱ء) پانچویں صدی عیسوی کے معروف عیسائی عالم تھے، جو حضرت عیسیٰ کی شخصیت میں انسان اور خدا دونوں کی موجودگی کے قائل تھے۔ ان کے نزدیک حضرت مریمؑ نے عیسیٰ کو جنم دیا تو عیسیٰ خدا کو نہیں بلکہ عیسیٰ انسان کو جنم دیا۔ (نعوذ باللہ) ان کے اس نظریے کو نسطوریت (Nestorianism) کہا جاتا ہے۔ ۴۲۸ء میں نسطور کو قسطنطنیہ کا بطریق متعین کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس کے مذکورہ بالا نظریات کو خلافِ مذہب قرار دیتے ہوئے اُسے اُس کے منصب سے برطرف کر دیا گیا۔ اس کے نظریات کو عیسائیت کے متفقہ نظریات کے خلاف اور بدعتی قرار دینے کے لیے دو عیسائی کلیسائی اجلاس منعقد ہوئے۔ اِفسس کی کونسل (Council of Ephesus) نے ۴۳۱ء میں اور خلقدون کی کونسل (Council of Chalcedon) نے ۴۵۱ء میں نسطور کے مذہبی نظریات کو خلافِ مذہب قرار دیا اور اسے جلاوطن کر دیا۔ موجودہ دور میں بھی نسطوری نظریات کے حامل افراد قلیل تعداد میں موجود ہیں اور انہیں آشوری قوم (Assyrians) کہا جاتا ہے۔ اُن کی آبادیاں عراق، ایران، شام، انڈیا اور جنوبی وشمالی امریکہ کے ممالک میں پائی جاتی ہیں۔

J.N.D.K and the Editors of Encyclopaedia Britannica, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (S.V.: Nestorius), 8/613; John Joseph, Encyclopedia Americana, (Connecticut: International Edition, Scholastic Library Publishing, Inc., 2006) (S.V.:Nestorianism), 20/144.

علامہ شہرستانی نے نسطوریہ کے بانی نسطور کو فلسفی اور خلیفہ عباسی مامون الرشید کا ہم عصر قرار دیا ہے۔ عیسائی مؤرخین کے نزدیک یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا کیونکہ نسطور قسطنطنیہ میں بطریق تھا جیسا کہ علامہ ابن حزم نے بتلایا ہے اور اس عہدے پر ۴۲۸ء میں فائز ہوا اور چار سال اور دو ماہ اس منصب پر فائز رہا۔ یہ دور عباسی خلیفہ مامون الرشید سے بہت پہلے کا دور ہے کیونکہ مامون منصب خلافت پر ۸۱۳ء سے ۸۳۳ء تک فائز رہا ہے۔ (محمود علی حمایہ، **ابن حزم ومنہجہ فی دراسۃ الادیان**، ۱۵۳)

- اس فرقے کے نزدیک اللہ ایک ہے اور تین اقانیم وجود، علم اور حیات ہیں۔ یہ اقانیم اللہ کی ذات پر اضافہ نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اقانیم خود خدا ہیں۔
- کلمۃ اللہ حضرت مسیحؑ کے جسم کے ساتھ متحد ہو گیا اور یہ اتحاد موم پر مہر کے نقش کی طرح ہے۔
- ان کے نزدیک بیٹا، باپ سے پیدا ہوا اور بعد ازاں اس نے جسمانی قالب اختیار کیا اور حضرت مسیحؑ کے جسم کے ساتھ متحد ہو گیا، نیز فنا کا تعلق جسد اور ناسوت کے ساتھ ہے۔
- حضرت مسیحؑ انسان اور خدا دونوں ہیں۔ یعنی وہ مکمل خدا اور مکمل انسان ہیں۔
- نسطوریہ کے نزدیک صلبِ مسیح کا عقیدہ یوں ہے کہ قتل مسیح ان کی ناسوتیت کی حیثیت پر واقع ہوا نہ کہ لاہوتیت کی حیثیت پر کیونکہ خدا رنج و آلام سے دوچار نہیں ہو سکتا۔

"النسطورية: أصحاب نسطور الحكيم الذي ظهر في زمان المأمون، وتصرف في الأناجيل بحكم رأيه. وإضافته إليهم إضافة المعتزلة إلى هذه الشريعة. قال: إن الله تعالى واحد، ذو أقانيم ثلاثة: الوجود، والعلم، والحياة. وهذه الأقانيم ليست زائدة على الذات، ولا هي هو. واتحدت الكلمة بجسد عيسى عليه السلام... كظهور النقش في الشمع إذا طبع بالخاتم...وزعموا أن الابن لم يزل متولدا من الأب، وإنما تجسد واتحد بجسد المسيح حين ولد. والحدوث راجع إلى الجسد والناسوت، فهو إله وإنسان اتحدا...

وأما قولهم في: القتل، والصلب ... إن القتل وقع على المسيح من جهة ناسوته، لا من جهة لاهوته، لأن الإله لا تحله الآلام" [26]

الغرض ملکانیہ نے حضرت مسیحؑ کو ایک شخصیت قرار دے کر ان کے لیے دو حقیقتیں ثابت کیں یعنی ایک انسانی اور دوسری خدائی۔ نسطوریوس نے کہا حضرت مسیحؑ کا خدا ہونا بھی بجا، اور انسان ہونا بھی برحق، لیکن وہ یہ تسلیم نہیں کرتا تھا کہ وہ ایک شخصیت تھے، جن میں دو حقیقتیں یکجا ہو گئی تھیں۔ بلکہ اس کے نزدیک حضرت مسیح کی ذات دو شخصیتوں کی حامل تھی، یعنی ایک بیٹا اور ایک مسیح، ایک ابن اللہ اور ایک ابن آدم۔ بیٹا خالص خدا ہے اور مسیح خالص انسان۔ [27]

---

[26] شہرستانی، **الملل والنحل**، ۱:۲۶۹– ۲۶۸۔

[27] محمد تقی عثمانی، **عیسائیت کیا ہے؟** (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۰۸) ۳۷۔

بیان فرقۂ نسطوریہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابل:

- علامہ شہرستانی اور علامہ ابن حزم نے اس فرقے کو مسیحیوں کے تین بڑے فرقوں میں سے شمار کیا ہے اور فرقے کے متبعین کی جائے سکونت موصل، عراق، خراسان اور فارس بتلائی ہے۔ علامہ شہرستانی نے اس فرقے کی جائے سکونت کا ذکر نہیں کیا۔
- دونوں حضرات کے نزدیک فرقہ نسطوریہ کو نسطور نامی شخص کی طرف نسبت کرتے ہوئے نسطوریہ کہا جاتا ہے۔ البتہ علامہ ابن حزم نے اس نسطور کو قسطنطنیہ کا بطریق، جب کہ علامہ شہرستانی نے اس کو فلسفی قرار دیا ہے، جو کہ خلیفہ مامون الرشید کے دورِ حکومت سے تعلق رکھتا تھا۔
- علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج بیان کے مطابق بیانِ معتقداتِ فرقۂ نسطوریہ میں اجمالی انداز اپنایا ہے۔ اس کے برعکس علامہ شہرستانی نے فرقے کے معتقدات کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔
- دونوں حضرات نے اس فرقے کو باقاعدہ طور پر نسطوریہ کا نام دیا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے نسطوریہ کے مذہبی اعتقادات کو ملکانیہ کی مانند قرار دیا ہے۔ البتہ دونوں میں فرق یہ بیان کیا ہے کہ ملکانیہ کے برعکس نسطوریہ کا مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مریم نے حضرت مسیح کی محض انسانی شخصیت کو جنم دیا اور جب کہ خدا نے ان کی محض خدائی شخصیت کو پیدا کیا۔ علامہ شہرستانی نے عقائدِ نسطوریہ کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خدا واحد و یکتا ہے اور اس کے تین اقانیم وجود، علم اور حیات نہ تو خدا کی ذات پر اضافہ ہیں اور نہ ہی بذات خود خدا ہیں۔ ان کے ہاں کلمۃ اللہ کی حضرت مسیحؑ کے جسم کے ساتھ اتحاد کی کیفیت کی تعبیر ملکانیہ اور یعقوبیہ سے مختلف ہے۔ وہ اس اتحاد کو موم پر مہر کے نقش کی مانند قرار دیتے ہیں۔ نیز ملکانیہ سے اختلاف کرتے ہوئے نسطوریہ حضرت مسیحؑ کی ذات کو دو حقیقتوں کے ساتھ ساتھ دو شخصیتوں یعنی بیٹے اور مسیح کا حامل بھی قرار دیتے ہیں۔
- علامہ شہرستانی نے یہاں بھی فرقہ ملکانیہ کے بیان کی طرح مغلق، منطقی اور فلسفیانہ اندازِ کلام کو اختیار کیا ہے۔ جب کہ علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج کے برخلاف آسان اور اجمالی انداز بیان کو ترجیح دی ہے۔
- فرقہ نسطوریہ کے تذکرہ میں علامہ شہرستانی نے بالعموم بیانیہ انداز اختیار کیا۔ البتہ انہوں نے اناجیل میں تحریف کے باعث نسطور پر تنقید کرتے ہوئے اسے دائرۂ مسیحیت سے خارج قرار دیا ہے، جبکہ علامہ ابن حزم نے اپنے منہج کے مطابق بیانِ فرقۂ نسطوریہ میں تنقیدی اندازِ بیان اپنایا ہے۔

فرقہ یعقوبیہ(The Jacobites):

یہ فرقہ مسیحیت علامہ ابن حزم کی طرف سے بیان کردہ تین اہم اور ہم عصر فرقوں میں سے آخری فرقہ ہے۔

فرقہ یعقوبیہ اور علامہ ابن حزم:

علامہ ابن حزم کے نزدیک فرقہ یعقوبیہ کے بانی، متبعین کی جائے سکونت اور مذہبی عقائد حسب ذیل ہیں:

- یہ فرقہ یعقوب برذعانی (Jacob Baradaeus) کی طرف نسبت کرتے ہوئے یعقوبیہ کہلاتا ہے۔ یہ شخص قسطنطنیہ میں راہب کے مرتبے پر فائز تھا۔
- اس مسلک کے پیروکاروں کی جائے سکونت مصر ہے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ نوبہ اور حبشہ میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ نوبہ اور حبشہ کے بادشاہ بھی فرقہ یعقوبیہ کے پیروکار ہیں۔
- اس فرقے کے مذہبی عقائد کے مطابق حضرت مسیحؑ خود ہی خدا تھے یعنی ان میں ایک ہی شخصیت اور ایک ہی حقیقت پائی جاتی تھی اور وہ خدائی حقیقت و شخصیت تھی۔[28]
- صلب کے نتیجے میں خدا مصلوب ہو کر مر گیا اور کائنات تین روز تک بغیر مدبر کے رہی۔ مرنے کے تین دن بعد خدا دوبارہ زندہ ہو گیا اور اپنی پہلی حالت پر لوٹ آیا۔ مرنے کے نتیجے میں خدا حادث ہو گیا، جو بعد ازاں قدیم ہو گیا۔ حضرت مریمؑ نے بھی خدا ہی کو جنم دیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

---

[28] یعقوب برذعانی (Jacob Baradaeus)(م۵۷۸ء) چھٹی صدی عیسوی میں جنم لینے والے عیسائی فرقہ یعقوبیہ کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے نظریات ملکانیہ فرقہ (Melchites) کے برعکس ہیں۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ میں محض ایک شخصیت کے وجود کے قائل ہیں اور یہ شخصیت خدا کی ہے۔ (نعوذ باللہ) یعقوب برذعانی، ایدیسا (Edessa) نامی یونانی علاقے کے بطریق تھے۔ اس عقیدے کے حامل افراد Monophysites بھی کہلاتے ہیں۔ اس عقیدے کے دیگر معروف نام درج ذیل ہیں:

1. Syrian Orthodox Patriarchate of Antioch
2. Syrian Orthodox Church
3. Syrian Jacobite Church

اس عقیدے کے حاملین لبنان، عراق، ترکی اور شام میں آباد ہیں۔ اُردن، مصر اور امریکہ میں بھی یعقوبی فرقے کے پیروکار قلیل تعداد میں موجود ہیں۔

(The Editors of Encyclopaedia Britannica, **The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia)**, (S.V.: Syrian Orthodox Patriarchate of Antioch), 8/471)

فرقہ یعقوبیہ اور علامہ شہرستانی:

علامہ شہرستانی کے نزدیک فرقۂ یعقوبیہ کے بانی، ذیلی فرقے اور ان کے مذہبی عقائد درج ذیل ہیں:

"اليعقوبية: أصحاب يعقوب: قالوا بالأقانيم الثلاثة كما ذكرنا، إلا أنهم قالوا: انقلبت الكلمة لحماً ودماً، فصار الإله هو المسيح. وهو الظاهر بجسده، بل هو هو.... ومنهم من قال: ظهر اللاهوت بالناسوت، فصار ناسوت المسيح مظهر الجوهر...وزعم أكثر اليعقوبية أن المسيح جوهر واحد. أقنوم واحد، إلا أنه من جوهرين...وزعم قوم من اليعقوبية أن الكلمة لم تأخذ من مريم شيئاً، لكنها مرت بها كالماء بالميزاب، وما ظهر بها من شخص المسيح في الأعين، فهو كالخيال، والصورة في المرآة، وإلّا فما كان جسماً متجسماً كثيفاً في الحقيقة. وكذلك القتل والصلب إنما وقع على الخيال والحسبان، وهؤلاء يقال لهم: الإليانية. وهم قوم بالشام، واليمن، وأرمينية" [29]

- یعنی یہ فرقہ یعقوب نامی شخص کی طرف منسوب ہے، جو اس فرقے کا بانی ہے۔
- یہ فرقہ بھی اقانیم ثلاثہ کا قائل ہے لیکن دوسرے مسیحی فرقوں کے برخلاف ان کا نظریہ یہ ہے کہ کلمۂ خدا گوشت اور خون میں بدل گیا، سو خدا مسیح بن گیا۔ ہر چند مسیح ہمیں انسانی شکل میں گوشت پوست کے ساتھ نظر آتے ہیں لیکن در حقیقت وہی خدا ہیں۔
- مذکورہ عقیدے کی وضاحت ان الفاظ میں بھی کی گئی کہ لاہوت، ناسوت میں ظاہر ہوا، سو مسیح کا ناسوت جوہر کا ظاہر کرنے والا بن گیا۔
- اس عقیدے کی ایک تیسری تعبیر یوں کی گئی کہ مسیحؑ جوہر واحد اور اقنوم واحد ہیں مگر وہ دو جوہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔
- یعقوبیہ کے ایک ذیلی گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ کلمۂ الٰہی نے مریم سے کچھ نہ لیا مگر وہ ان کے پاس سے یوں گزرا جیسے کہ پانی پرنالے سے گزرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگوں کی نظر میں مسیح کی جو متجسم صورت ظاہر ہوئی، وہ حقیقت نہیں ہے بلکہ وہ خیال یا آئینہ میں عکس کی مانند ہے۔ مسیح در حقیقت متجسم نہ تھے۔ صلب مسیح کا واقعہ بھی اسی خیال و گمان پر واقع ہوا۔ اس ذیلی فرقۂ یعقوبیہ کو "الیانیہ" کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ شام، یمن اور ارمینیہ میں آباد ہیں۔

[29] ابن حزم، **الفصل فی الملل والاھواء والنحل**، ۱/۱۱۲- ۱۱۱۔

بیانِ فرقہ یعقوبیہ میں علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کے مناہج کا تقابل:

- علامہ شہرستانی اور علامہ ابن دونوں نے ناصرف فرقۂ یعقوبیہ کو مسیحیت کے بڑے اور اہم فرقوں میں سے ایک شمار کیا ہے بلکہ دونوں نے اس فرقے کو صاحب فرقہ 'یعقوب" کی طرف منسوب بھی کیا ہے۔ البتہ ابن حزم نے صاحبِ فرقہ کے نام کے ساتھ ساتھ ان کی نسبت برذعانی بھی بیان کی ہے اور نیز یعقوب برذعانی کو قسطنطنیہ کا راہب بھی بتلایا ہے۔ علامہ شہرستانی نے صاحبِ فرقہ کے نام کے علاوہ مزید تفصیلات بیان نہیں کی ہیں۔
- دونوں بزرگوں نے اس فرقے کو یعقوبیہ کا نام دیا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اس فرقے کے متبعین کی جائے سکونت مصر، نوبہ اور حبشہ قرار دی ہے۔
- علامہ شہرستانی نے اس فرقہ کے ذیلی گروہوں کا ذکر بھی کیا ہے اور ان میں سے ایک ذیلی گروہ الیانیہ کو شام، یمن اور آرمینیہ کا باسی بتلایا ہے۔
- اپنے منہج کے مطابق علامہ ابن حزم نے فرقۂ یعقوبیہ کے اہم معتقداتِ مذہبیہ کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ اس کے بالمقابل علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کی پیروی میں فرقۂ یعقوبیہ کے مذہبی عقائد کو ناصرف ذکر کیا ہے، بلکہ متعدد تعبیرات کی مدد سے ان کی وضاحت بھی کی۔ جہاں ضرورت پڑی، انہوں نے مثالوں سے تفہیم کے کام میں مدد لی ہے۔
- دونوں حضرات نے اس فرقے کے عہد کا تعین نہیں کیا ہے۔
- ماقبل فرقوں کی طرح یہاں بھی علامہ ابن حزم کا اسلوبِ نگارش اجمالی اور آسان ہے۔ جب کہ علامہ شہرستانی نے اگرچہ یہاں بھی فلسفیانہ و منطقی تعبیرات سے کام لیا ہے مگر مذکورہ دو فرقِ مسیحیت کی بنسبت اندازِ کلام قدرے سہولت سے سمجھ میں آجاتا ہے۔
- بیان عقائد یعقوبیہ میں علامہ ابن حزم نے محض ایک عقیدۂ فرقہ بتانے پر اکتفاء کیا ہے کہ ان کے نزدیک مسیح ہی خدا تھے۔ اسی عقیدے کو علامہ شہرستانی نے مختلف تعبیرات اور مثالوں کی مدد سے بیان کیا ہے۔ البتہ ابن حزم نے کلام شہرستانی پر یہ اضافہ کیا ہے کہ صلبِ مسیح کے بعد تین روز تک کائنات بدون خدا کے رہی اور پھر تین دن بعد خدا دوبارہ زندہ ہو گیا۔ نیز حضرت مریمؑ نے بھی خدا ہی کو جنم دیا۔ کلامِ ابن حزم پر علامہ شہرستانی نے یہ اضافہ کیا کہ مسیحؑ ہی خدا ہیں اگر ظاہری طور پر وہ گوشت پوست کے انسان نظر آتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

- علامہ ابن حزم نے اپنی معروف کتاب "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں ترتیبِ عنوانات میں یہ منہج ملحوظ رکھا ہے کہ جو ادیان و مذاہب اسلام سے جتنے دور ہیں، ان کا ذکر اسی قدر ابتداءِ کتاب میں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر الہامی و غیر الہامی ادیان و مذاہب کا ذکر ابتداءِ کتاب میں اور اسلامی فرقوں کا بیان کتاب کے آخر میں کیا ہے۔ ان کے نزدیک چونکہ باطل غیر مسلم مذاہب اور فرقے چھے اقسام کے ہیں اور مسیحیت ان میں سے آخری گروہ ہے، لہذا ان کا مسیحیت کو سوفسطائیہ، دہریوں مجوسیوں وغیرہ کے بعد اور اسلامی مسالک سے قبل ذکر کرنا، اس امر کا عکاس ہے کہ وہ مسیحیت کو تمام غیر مسلم مذاہب اور فرقوں کی بنسبت اسلام سے قریب تصور کرتے ہیں۔ جبکہ علامہ شہرستانی نے اپنی کتاب " الملل والنحل" میں ترتیبِ عنوانات میں علامہ ابن حزم کے برخلاف یہ منہج اختیار کیا ہے کہ جو گروہ اسلام سے جس قدر قریب ہے، اس کا بیان اسی قدر ابتداء میں ہے۔ بایں وجہ علامہ ابتداءِ کتاب سے لیکر نصفِ کتاب تک کا حصہ اسلامی فرقوں کے لیے مختص کرتے ہوئے، اپنی کتاب میں اوّلاً "المسلمون" کے عنوان سے ایک باب قائم کرتے ہیں اور پھر اہل کتاب و دیگر غیر مسلم مذاہب پر بحث کرتے ہیں۔ علامہ شہرستانی باب دوّم کی فصل دوّم میں مسیحیت کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کا مسیحیت کو شبہ اہل کتاب مثلاً مجوس سے قبل اور مسلم فرقوں اور یہود کے بعد ذکر کرنا، اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ مسیحیت کو مجوس وغیرہ کی بنسبت اسلام سے قریب اور یہود کی بنسبت اسلام سے دور متصور کرتے ہیں۔
- مذاہب اور فرقوں اور ان کے اعتقادی مسائل کو بیان کرنے کی ترتیب میں ابن حزم اور شہرستانی کے مناہج یکسر مختلف رہے ہیں۔ علامہ ابن حزم مذاہب اور فرقوں کے باقاعدہ عنوانات قائم کرنے کے بجائے مختلف اعتقادی مسائل کے عنوانات قائم کرتے ہیں اور ان کے ضمن میں تمام فرقوں کے نظریات بیان کرتے ہیں۔ مسیحیت کی بابت بھی انہوں نے اسی منہج کی پیروی کی ہے۔ اس کے برعکس علامہ شہرستانی مذاہب اور فرقوں کے مستقل عنوانات قائم کرنے کے بعد ان عنوانات کے تحت ہر مذہب اور فرقے کے معتقدات کو ایک الگ فصل میں ذکر کرتے ہیں۔ وہ مسیحیت کے حوالے سے بھی اسی منہج کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں ۔لہذا عام قاری کو ترتیبِ شہرستانی جلد سمجھ میں آجاتی ہے۔ اگر قاری کے پیش نظر کسی خاص مسئلے میں فرقوں کے نظریات کا تقابل مقصود ہو تو تب منہجِ ابن حزم زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔
- علامہ شہرستانی کا منہجِ بیان یہ ہے کہ وہ مذاہب اور فرقوں کے معروف و غیر معروف اسماء والقابات، نسبتِ فرقہ، وجوہِ تسمیہ، بانیانِ فرق، ذیلی گروہوں کے بانیان کے تعارف وغیرہ جیسی ابحاث کے ذکر کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ اسی

منہج پر تاریخی ابحاث مثلاً فرقوں کے عہد، وجہ ظہور اور ان کے نام کی تحلیل لغوی کی ابحاث کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں علامہ ابن حزم مذکورہ بالا ابحاث کے ذکر کا التزام نہیں کرتے۔ البتہ کبھی کبھار ان کے ہاں بھی ایسے عنوانات پر کلام نظر آتا ہے۔

- علامہ ابن حزم کی مسیحیت کے بارے میں بیان کردہ تحقیقات علامہ شہرستانی کی بنسبت، مفصل اور جامع ہیں۔ انہوں نے مسیحیت کے اساسی معتقدات اور ان کے سات ذیلی فرقوں کے بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ مسلم فرقوں میں اپنے منہجِ بیان کے بر خلاف، علامہ شہرستانی کی مسیحیت کے بارے میں بیان کردہ معلومات کافی مختصر ہیں۔
- علامہ ابن حزم کے بر عکس، علامہ شہرستانی مسیحیت کے فرقوں اور ان کے ذیلی گروہوں کے اعتقادی مسائل کو اولین ترجیح کے طور پر مبسوط انداز میں بیان کرتے ہیں۔ علامہ ابن حزم کے نزدیک بیانِ معتقدات کی بجائے ان پر تنقید کو ترجیح حاصل ہے۔
- ابن حزم نے مسیحیوں کے پیروکاروں کے اپنے زمانے میں موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اندلس کے تمام مسیحیوں کا تعلق بھی اسی فرقے سے بیان کیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس فرقے کے متبعین نا صرف اندلس میں موجود تھے بلکہ لا محالہ ان کی ملاقات ابن حزم سے بھی ہوئی ہو گی
- ابن حزم نے اپنے زمانے میں موجود مسیحی مذاہب اور فرقوں کے تذکرے کے ساتھ ساتھ اس وقت تک معدوم ہو جانے والے فرقوں کا بھی بیان کیا ہے مثلاً بربرانیہ۔
- دونوں حضرات مسیحیت پر کلام کرتے ہوئے ان سے متعلقہ چند اساسی و منفرد ابحاث کا بھی ذکر کرتے ہیں۔
- علامہ ابن حزم اور علامہ شہرستانی کی بیان کردہ معلومات کچھ مواقع پر موافق اور کچھ جگہوں پر مخالف نظر آتی ہیں۔
- علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے مخالف جاتے ہوئے بعض مسیحی فرقوں پر بات کرتے ہوئے فلسفیانہ و منطقی اسالیب اختیار کیے ہیں مثلاً ملکانیہ۔
- علامہ شہرستانی اور علامہ ابن حزم نے مسیحیوں کے بڑے فرقوں کا بھی بیان کیا ہے مثلاً ملکانیہ۔
- علامہ ابن حزم اور علامہ عبد الکریم شہرستانی کے مناہجِ استدلال کا تفاوت بھی بڑا واضح ہے۔ ابن حزم فریق مخاصم کے موقف کو بیان کرنے کے بعد اس کی خامی کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اس مقصد کی خاطر وہ قرآن و حدیث کے علاوہ منطقی منہج استدلال

سے کام لیتے ہیں۔ شہرستانی بالعموم فریق مخالف کے موقف کو بیان کرنے کے بعد اس کی تردید کی خاطر عقلی و فلسفی اور بعض اوقات مناظرانہ مناہج استدلال کو بروئے کار لاتے ہیں۔ ان کے ہاں نقلی دلائل کا استعمال کم ملتا ہے۔

- دونوں حضرات کے مناہجِ نقد بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں چونکہ علامہ ابن حزم پر جدلی رنگ غالب تھا لہٰذا وہ اکثر اوقات مائل بمناظرہ نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریر کا مطالعہ کرنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ دیگر مسالک کے نظریات کا تذکرہ محض اس نیت سے کرتے ہیں تاکہ ان کی تردید کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں معتقداتِ مسالک کا تذکرہ مختصر اور ان پر تنقید کا بیان مفصل ہوتا ہے۔ نیز وہ سخت اور متشدد اندازِ تنقید سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اس کے بالمقابل علامہ شہرستانی کی تحریر پر بیانیہ اسلوب غالب رہتا ہے۔
- علامہ ابن حزم نے اپنے عمومی منہج کے بر خلاف بیانِ فرقِ مسیحیت میں ترتیب زمانی کا التزام نہیں کیا۔ چنانچہ چوتھی صدی عیسوی میں جنم لینے والے مسیحی فرقے اریوسیہ کو پہلے اور تیسری صدی عیسوی میں وجود میں آنے والے فرقۂ پولسیہ کو بعد میں ذکر کیا ہے۔ البتہ علامہ شہرستانی نے اپنے عمومی منہج کے بر خلاف، اکثر مسیحی فرقوں کو بیان کرتے ہوئے ترتیب زمانی کا التزام کیا ہے۔
- علامہ ابن حزم تنقید کے موقع پر فریقِ مخاصم اور اس کے نظریات کیلئے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ایسا منہج تنقید علامہ شہرستانی کے ہاں مفقود ہے۔